نوحہ

بازار ہے پتھر ہے ۔ زینبؑ کا کُھلا سر ہے
ہر زخم پہ شکرانا ۔ زینبؑ کے لبوں پر ہے

۱) اک گریۂ خونی کی جاتی ہی نہیں زاری
سجادؑ کی آنکھوں کو دیکھا ہی نہیں خالی
یا خون ہے آنکھوں میں ۔ یا شام کا منظر ہے

۲) لٹ کا درِ کوفہ پر دیکھا ہے کوئی لاشہ
کیوں چوب سے محمل کی زینبؑ نے ہے سر مارا
؟؟ ؟؟ لہو سے کیوں ۔ زینبؑ کی جبیں تر ہے

۳) یہ شورِ بُکا کیا ہے ماتم کی صدا کیا ہے
توحید بچائے جو وہ کربوبلا کیا ہے
یا ہے سرِ سرورؑ یا ۔ زینبؑ تیری چادر ہے

۴) یہ شامِ غریباں سے پُر ہول بیاباں تک
بازار سے کوفہ تک دربار سے زنداں تک
بے رحم تماچے ہیں ۔ اور شاہؑ کی دختر ہے

۵) ٹکراتی ہے سر اپنا جائے تو کہاں جائے
معصوم سکینہؑ کو غش آئے کہ موت آئے
اُس کے لیے زنداں میں ۔ بس خاک کا بستر ہے

۶) وہ قلب تھے کیسے جو جاں لے گئے سرورؑ کی
پتھر تو وہ ہے جس نے پتھر کی حیا رکھی
اے سنگِ حلب تجھ کو ۔ کیسے کہوں پتھر ہے

۷) جو بڑھ کے ہر اک دُرّا خُد پُشت پہ کھاتی ہے
خُد خوں میں نہاتی ہے زینبؑ کو بچاتی ہے
ہاں یہ ہے وہی فضّا ۔ قمبر کی جو ہمسر ہے

۸) کیوں ہائے حسیناؑ کا اک شور سا اُٹھتا ہے
سر غازی کا نیزے سے کیوں خاک پہ گرتا ہے
غازی کی بہن شاید ۔ بلوے میں کُھلے سر ہے